خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

سولہواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصہ مضامینِ قرآن

سولھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾
وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ط قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْکُمْ مِّنْہُ ذِکْرًا ﴿﴾ اِنَّا
مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ﴿﴾

(الکہف: ۸۳تا۸۴)

آیات ۸۳ تا ۸۴

ذوالقرنین کا تعارف

اِن آیات میں ذوالقرنین کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔ وہ ایک نیک اور عادل بادشاہ تھے جنہیں اللہ نے ہر طرح کے مال واسباب سے نوازا تھا۔ پھر انہوں نے نیکی اور عدل کے نظام کی توسیع کے لیے اطراف کے ممالک کی طرف مہم جوئی کا منصوبہ بنایا۔ اگلی آیات میں اُن کی تین مہمات کا تذکرہ ہے۔

(مفسرین کا اب اِس بات پر اتفاق ہے کہ ذوالقرنین ایران کے بادشاہ کیخسرو کا لقب ہے جن کا زمانۂ عروج ۵۳۹تا۵۴۹ ق م ہے۔ اُنہوں نے فارس کی دو ریاستوں میڈیا اور پارس کو متحد کر کے عظیم ایران کی ریاست قائم کی۔ دو ریاستوں کو متحد کرنے کی مناسبت سے اپنے تاج میں دو سینگ لگوائے۔ اِسی لیے اُن کا لقب ذوالقرنین ہے یعنی ''دو سینگوں والا''۔)

آیات ۸۵ تا ۹۱

ذوالقرنین کی دو مہمات کا ذکر

اِن آیات میں ذوالقرنین کی مغرب اور مشرق کی طرف دو مہمات کا ذکر ہے۔ ذوالقرنین مغرب میں فتوحات کرتے کرتے ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل تک جا پہنچے۔ اُنہوں نے

جس قوم پر بھی غلبہ حاصل کیا اُسے ایمان لانے کی دعوت دی۔ایمان لانے والوں کے ساتھ حسن سلوک کا وعدہ کیا اوراُنہیں آخرت کے اچھے بدلے کی بشارت دی۔ ایمان نہ لانے والوں کوسخت برتاؤ کی وعید سنائی۔مشرق میں ساحلِ مکران تک آئے اور مفتوح اقوام کے ساتھ حسبِ سابق طرزِعمل اختیار کیا۔

آیات ۹۲ تا ۹۸

ذوالقرنین کی تیسری مہم کا ذکر

اِن آیات میں ذوالقرنین کی تیسری مہم کا ذکر ہے جوشمال کی طرف کاکیشیا کے پہاڑی سلسلوں کی طرف تھی۔ اِس مہم میں ذوالقرنین کوایسی قوم پر فتح حاصل ہوئی جو یاجوج ماجوج کی لوٹ مار اور قتل و غارت گری سے عاجز آچکی تھی۔ اِس قوم کی درخواست پر ذوالقرنین نے لوہے کی گرم چادروں اور پگھلے ہوئے تانبہ کے ذریعہ ایک مضبوط دیوار بنائی تاکہ یاجوج ماجوج کی آمد کو روکا جاسکے۔بعض روایات کے مطابق یہ دیوار ۵۰ میل طویل، ۲۹ فٹ بلند اور ۱۰ فٹ موٹی تھی۔ ذوالقرنین نے متأثرہ قوم کوآگاہ کیا کہ یاجوج ماجوج نہ اِس دیوار کوپھلانگ سکیں گے اور نہ ہی اِس میں نقب لگاسکیں گے۔ البتہ یہ دیواراُسی وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ جب اللہ کا حکم ہوگا یہ دیوار گر جائے گی۔ گویا اللہ کے حکم کے سامنے ہماری کاری گری کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ ہے مادہ پرستی کی نفی جو اِس سورہ ٔ مبارکہ میں بار بار کی گئی۔

(یاجوج ماجوج کے حوالے سے مفسرین کی رائے یہ ہے کہ وہ حضرت نوحؑ کے بیٹے حضرت یافث کی اولاد ہیں۔ یہ شمالی اقوام ہیں جن میں چینی، روسی، یورپی اور امریکی اقوام شامل ہیں۔ ماضی میں یہ غیر متمدن رہیں اور اکثر متمدن اقوام پر حملہ کر کے قتل و غارت گری اور لوٹ مار کا ارتکاب کرتی رہیں۔ ہلاکو خان اور چنگیز خان کی درندگی اِس کی ایک مثال ہے۔موجودہ دور میں متمدن ہونے کے باوجود امریکیوں کی دیگر اقوام کے خلاف سفاکی اور وحشیانہ کارروائیاں بھی اِسی کا مظہر ہیں۔)

آیات ۹۹ تا ۱۰۱

یاجوج ماجوج کا خروج ...... قربِ قیامت کی ایک نشانی

اِن آیات میں خبر دی گئی ہے کہ قیامت کے قریب یاجوج ماجوج کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ باہم دست وگریباں ہوجائیں گے۔ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ یہود کی ہلاکت کے بعد حضرت عیسیٰؑ کی حکومت قائم ہوگی اور دنیا میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا۔ اُس وقت یاجوج ماجوج کی یلغار ہوگی۔ اُن کی تعداد اِس قدر کثیر ہوگی کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑوں پر پناہ گزیں ہوں گے۔ وسائل کے حصول کی جنگ میں یاجوج ماجوج ایک دوسرے کے خلاف برسرِپیکار ہوجائیں گے اور آخر کار قدرتی آفات سے ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

ان آیات میں مزید فرمایا گیا کہ جہنم ایسے بدنصیبوں کے سامنے لے آئی جائے گی جن کی آنکھیں حقائق دیکھنے سے محروم ہیں اور جو حق کا پیغام سننے کے لیے بھی تیار نہیں۔ ایسے لوگوں کی سب سے بڑی مثال دورِ حاضر کے سائنس دان ہیں جنہوں نے براہِ راست اللہ کی بے شمار قدرتوں کا مشاہدہ کیا ہے لیکن پھر بھی اللہ پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہیں بقول اقبال ؎

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

آیت ۱۰۲

شرک کرنے والوں کا جھوٹا اعتماد

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ شرک کرنے والے فرشتوں یا اولیاء اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہراتے

ہیں۔ اُن کے نام کی نذر و نیاز کر کے سمجھتے ہیں کہ وہ اِن کی دعاؤں کی قبولیت کے لیے وسیلہ بن جائیں گے اور روزِ قیامت اُن کی شفاعت کریں گے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ اللہ نے شرک کرنے والوں کی ضیافت کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

آیات ۱۰۳ تا ۱۰۶

سب سے زیادہ خسارے میں کون جائے گا؟

اِن آیات میں خبردار کیا گیا کہ سب سے زیادہ خسارے میں ایسے بدنصیب لوگ ہوں گے جن کی ساری محنتیں صرف دنیا کے لیے ہیں اور وہ دنیوی کامیابیوں پر بہت ناز کر رہے ہیں۔ خود کو بڑا عقلمند اور آخرت کے لیے محنت کرنے والوں کو کم تر سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے درحقیقت عملی اعتبار سے روزِ قیامت کے حساب کتاب اور اللہ کی اُن آیات کا کفر کیا ہے جو بار بار آگاہ کر رہی ہیں کہ دنیا دھوکہ کا اِک سامان ہے۔ دنیاداری کرتے ہوئے یہ ضمیر کی آواز کو خاموش کرنے کے لیے جو نیکیاں کرتے ہیں وہ قبول نہ ہوں گی اور قیامت کے روز اُن کے ایمان اور اخلاص سے تہی اعمال اِس قابل نہ ہوں گے کہ اُن کا وزن کیا جائے۔ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے کیونکہ اُنہوں نے اللہ کے احکامات اور رسولوں کے طرزِ عمل کی پیروی نہیں کی بلکہ اِس سب کو انتہائی غیر سنجیدگی سے لیا۔

آیات ۱۰۷ تا ۱۰۸

جنت کی نعمتوں سے جی نہیں بھرے گا

اِن آیات میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ ایمان اور عمل صالح کا حق ادا کریں گے اُن کی ضیافت کے لیے فردوس کی جنت ہے۔ فردوس دراصل جنت کا وہ حصہ ہے جو اللہ کے عرش کے بالکل نیچے ہے۔ جنت میں بہنے والی نہریں فردوس ہی سے پھوٹتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نصیحت کی کہ اللہ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔ جنت کی نعمتیں اِس قدر حسین اور مرغوب ہوں گی کہ انسان کبھی بھی اُن سے نہیں اکتائے گا۔

آیت ۱۰۹

اللہ کے کلمات کا شمار ناممکن ہے

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ اگر زمین پر موجود سمندر کے پانی کی سیاہی بنائی جائے اور مزید اتنی ہی سیاہی اور فراہم کر لی جائے پھر اِس سیاہی کے ذریعہ اللہ کے کلمات تحریر کیے جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اللہ کے کلمات کی تحریر مکمل نہ ہو سکے گی۔ کائنات میں ہر مخلوق پہلی بار اللہ کے کلمہٗ کن سے وجود میں آتی ہے۔ اللہ کی مخلوقات مسلسل دریافت ہو رہی ہیں۔ بقول اقبال ؎

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

لہٰذا ممکن ہی نہیں کہ اللہ کے تمام کلمات کو شمار کیا جا سکے اور ضبطِ تحریر میں لایا جا سکے۔

آیت ۱۱۰

نبی اکرم ﷺ کی بشریت کا اعلان۔ شرک کا سدِ باب

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو بتا دیں کہ وہ بھی دیگر انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں۔ البتہ اللہ کے چنے ہوئے نبی ہیں۔ اگر اللہ نے قرآنِ کریم میں بار بار نبی اکرم ﷺ کی بشریت کو نمایاں نہ کیا ہوتا تو ہم بھی آپ ﷺ کو اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ یہ ظلم کیا۔ سابقہ امتوں کی اِس گمراہی کی اصلاح آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے آ کر کر دی۔ اگر ہم یہ ظلم کرتے تو پھر کون اصلاح کرتا؟

اِس آیت میں مزید فرمایا کہ اصل معبود صرف اللہ ہے۔ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے اچھے اعمال کیے جائیں اور اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے یعنی اللہ کی مکمل اطاعت کی جائے اور اُس سے سب سے بڑھ کر محبت کی جائے۔

سورۂ مریم

انبیاءپرانعامات کے بیان والی سورۂ مبارکہ

اِس سورۂ مبارکہ میں دس انبیاء کرام پر اللہ کے مختلف انعامات کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہوا :

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ ٭ وَ مِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ۫ وَّ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ ۫ وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا

''یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا انبیاءؑ میں سے جو کہ آدمؑ کی اولاد میں سے تھے اور جو اُن میں سے تھے جن کو ہم نے سوار کیا تھا کشتی میں نوحؑ کے ساتھ اور جو کہ اولاد میں سے تھے ابراہیمؑ کی اور اسرائیل (یعقوبؑ) کی اور یہ اُن میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت دی اور جن کو ہم نے چن لیا''۔(مریم:۵۸)

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ا تا ۵۸ انبیاءکرامؑ پر اللہ کے انعامات
- آیات ۵۹ تا ۶۳ برے اور اچھے لوگوں کا انجام
- آیات ۶۴ تا ۶۵ حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرم ﷺ سے خطاب
- آیات ۶۶ تا ۹۸ مشرکینِ مکہ کے ساتھ کشمکش

آیات ا تا ۱۱

اللہ سے مانگنے والے محروم نہیں رہتے

اِن آیات میں حضرت زکریاؑ کی اللہ سے مناجات کا ذکر ہے۔حضرت زکریاؑ نے تنہائی میں اللہ سے دعا کرتے ہوئے پہلے اِس یقین کا اظہار کیا کہ اے اللہ میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔اِس کے بعد التجا کی کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔اسباب کی رُو سے اولاد کی نعمت ملنا ناممکن نظر آتا ہے لیکن اے اللہ تو اسباب کے بغیر بھی عطا کر سکتا ہے۔مجھے نیک بیٹا عطا کر جو میرے بعد حق کی دعوت کو عام کرنے کے مشن کو جاری رکھ سکے۔اللہ

نے دعا قبول فرمائی اور حضرت زکریاؑ کو ایک امتیازی صفات والے سعادت مند بیٹے حضرت یحییٰؑ کی ولادت کی بشارت عطا فرمائی۔

آیات ۱۲ تا ۱۵

حضرت یحییٰؑ کی عظمت

اِن آیات میں حضرت یحییٰؑ کی عظمت کا بیان ہے۔ اللہ نے اُنہیں شریعت پر پوری پابندی سے عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اُن کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا کہ اُنہیں لڑکپن ہی میں احکاماتِ شریعت کا فہم عطا کیا گیا۔ وہ انتہائی نرم مزاج، پاکیزہ کردار کے حامل اور اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ والدین سے حسن سلوک کرنے والے اور ہر طرح کی نافرمانی سے بچنے والے تھے۔ ولادت سے لے کر وفات تک اُن پر سلامتی چھائی رہی اور روزِ قیامت بھی وہ سلامتی کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

آیات ۱۶ تا ۲۶

حضرت عیسیٰؑ کی بغیر والد کے معجزانہ ولادت کا ذکر

اِن آیات میں حضرت عیسیٰؑ کی بغیر والد کے معجزانہ ولادت کا ذکر ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم سلامُ علیھا کے پاس حضرت جبرائیلؑ انسانی صورت میں آئے اور اُنہیں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کی بشارت دی۔ حضرت مریم نے تعجب کا اظہار کیا کہ میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا جب کہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟ حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ آپ کے رب کے لیے ایسا کرنا آسان ہے۔ آپ کا بچہ تمام دنیا کے لیے قدرت کی ایک نشانی بن جائے گا۔ جب حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی تو حضرت جبرائیلؑ نے حضرت مریم کو تسلی دی کہ آپ اِسے لوگوں کے پاس لے کر جائیں۔ جب وہ اِس کے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ اُنہیں بتا دیں کہ میں نے ایسا روزہ رکھا ہے جس میں بولنے پر بھی پابندی ہے۔ جو سوال کرنا ہو اِسی بچے سے پوچھو۔

آیات ۲۷ تا ۳۶

حضرت عیسیٰ ؑ کی ماں کی گود میں گفتگو

اِن آیات میں وہ منظر بیان کیا گیا جب حضرت مریم، حضرت عیسیٰ ؑ کو گود میں لیے اپنی قوم کے پاس جاتی ہیں۔قوم نے حضرت مریم کے بارے میں گناہ کا گمان کیا لیکن اُنہوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کی طرف اشارہ کیا۔حضرت عیسیٰ ؑ نے معجزانہ طور پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں ۔اللہ نے مجھے نبوت اور کتاب عطا کی۔ مجھے ہر اعتبار سے برکات سے نوازا۔ مجھے نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔ مجھے اعلیٰ اخلاق سے مزین کیا۔ مجھے ولادت تا موت سلامتی سے سرفراز کیا۔اللہ کا کوئی بیٹا نہیں ۔وہ جنسی خواہشات اور اولاد کی ضرورت سے پاک ہے۔جب کسی کام کا فیصلہ کرلے تو کہتا ہے ہوجا اور وہ کام ہوجاتا ہے۔وہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی۔اُسی کی بندگی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

آیات ۳۷ تا ۴۰

حضرت عیسیٰ ؑ کی معجزانہ ولادت نہ ماننے والوں کا انجام

اِن آیات میں حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت سے اختلاف کرنے والے منکرین کے برے انجام کا ذکر ہے۔آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت ایسے لوگوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔اُس روز اُنہیں اپنے اِس اختلاف پر شدید ترین حسرت ہوگی۔وہ جان لیں کہ اُنہیں آخر کار اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر جوابدہی کرنی ہے۔بہتر ہے کہ اِس بات کو تسلیم کرلیں کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، وہ اسباب کا پابند نہیں ہے اور بغیر والد کے بھی کسی انسان کو پیدا کرسکتا ہے۔

آیات ۴۱ تا ۴۸

حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے حق کی دعوت اپنے والد کے لیے

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کے ساتھ مکالمہ بیان ہوا ہے۔اُنہوں نے والد کے ادب واحترام کو پوری طرح سے ملحوظ رکھا البتہ حق کے بیان کے حوالے سے کسی قسم کی نرمی یا لچک کا مظاہرہ نہیں کیا۔ گویا ان کا اندازِ بیان نرم لیکن موقف سخت تھا۔اُنہوں نے والد کو

معبودان باطل کی لاچارگی کی طرف متوجہ کیا اور اللہ کے ساتھ شرک کے بدترین انجام سے خبردار کیا۔ والد نے ابراہیمؑ پر سخت غصہ کا اظہار کیا، رجم کرنے کی دھمکی دی اور فوری طور پر گھر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ حضرت ابراہیمؑ بڑی خوبصورتی کے ساتھ سلام کرتے ہوئے گھر سے نکل گئے اور اپنے والد کے لیے ہدایت اور بخشش کی دعا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ البتہ صاف صاف اعلان کیا کہ میں شرک کرنے والوں اور تمام معبودانِ باطل سے اعلانِ براءت کرتا ہوں۔ میں صرف اللہ ہی کی بندگی کروں گا اور اُسی سے دعا کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ میں اُس سے مانگ کر محروم نہیں رہوں گا۔

آیات ۴۹ تا ۵۰

حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ پر اللہ کی عنایات

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے مشرکین سے علیحدگی اختیار کی تو اللہ نے انہیں حضرت اسحاقؑ جیسا نیک بیٹا اور حضرت یعقوبؑ جیسا نیک پوتا عطا کیا۔ اِن سب پر اللہ نے اپنی رحمتوں اور عنایات کی بارش کی اور رہتی دنیا تک اُن کے حق میں سچائی کا بول بالا کیا۔

آیات ۵۱ تا ۵۳

حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ پر عنایات کا بیان

اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ پر اللہ کے ایک خاص کرم کا ذکر ہے۔ اللہ نے اُنہیں کوہِ طور پر ہم کلامی کا شرف و اعزاز عطا فرمایا اور پھر اُن کی درخواست پر اُن کے بھائی حضرت ہارونؑ پر رحمت کی اور اُنہیں نبوت سے سرفراز فرمایا۔

آیات ۵۴ تا ۵۵

حضرت اسمٰعیلؑ کی تحسین

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے سیدنا اسمٰعیلؑ کے محاسن کا بیان ہے۔ وہ اپنے وعدے کے سچے تھے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ جب والد نے انہیں بتایا کہ :

اِنِّیۡ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی

''بے شک میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں پس تو دیکھ کہ تیرا کیا ارادہ ہے''۔(صافات:۱۰۲)

حضرت اسمٰعیلؑ نے جواب دیا:

یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ۝

''اے ابا جان کر گزریئے جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔اگر اللہ نے چاہا تو آپ عنقریب مجھے پائیں گے صبر کرنے والوں میں سے''۔(صافات:۱۰۲)

حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنی اس بات کو نبھایا اور اللہ کی راہ میں ذبح ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔البتہ اللہ نے اُنہیں محفوظ رکھا اور اُن کی جگہ ایک اور قربانی کا فدیہ دیا گیا۔حضرت اسمٰعیلؑ کا مزید وصف یہ بیان کیا گیا کہ وہ گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے۔وہ اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی تھے لہٰذا اللہ بھی اُن سے راضی تھا۔

آیت ۵۶ تا ۵۷

حضرت ادریسؑ کا مقامِ خاص

اِن آیات میں حضرت ادریسؑ کی مدح کی گئی ہے۔وہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح صدیق مزاج کے نبی تھے یعنی انتہائی غور و فکر کے ذریعہ حقائق تک رسائی حاصل کرنے والے۔اللہ نے اُنہیں اپنی بارگاہ میں انتہائی بلند مقام سے سرفراز فرمایا۔

آیت ۵۸

انبیاء کرام کی رقتِ قلبی کا بیان

دس انبیاء کرامؑ پر عنایات کے ذکر کے بعد اِس آیت میں فرمایا کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جن پر اللہ نے انعامات فرمائے۔اللہ نے اُن کو چن لیا اور ہدایت سے سرفراز فرمایا۔اِن سب کا حال یہ تھا کہ جب اُن پر اللہ کی آیات کی تلاوت کی جاتی تھی تو اُن کے دلوں پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور وہ روتے روتے سجدے میں گر جاتے تھے۔

آیت ۵۹

نالائق امتیوں کا طرزِ عمل

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ انبیاء کرامؑ کے بعد اُن کی امتوں میں ایسے ناخلف اور نالائق لوگ آئے جو نمازوں کو ضائع کرنے والے تھے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہی نہیں تھے یا نمازوں کے حوالے سے باقاعدگی' آداب اور خشوع وخضوع کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ مزید یہ کہ وہ شریعت کے بجائے خواہشات کی پیروی کرتے تھے۔ اگر وہ اِس روش سے باز نہ آئے تو عنقریب اُنہیں سزا کے طور پر جہنم کی بدترین عذاب والی وادی میں پھینک دیا جائے گا۔

آیات ۶۰ تا ۶۳

صالح اُمتیوں کا حسین انجام

اِن آیات میں بیان کیا گیا جو لوگ گناہوں سے سچی توبہ کریں گے' اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہیں گے اور اچھے اعمال کریں گے اُن کے لیے رحمان کی طرف سے جنت کی بشارت ہے۔ ایسی جنت کہ جس میں اُنہیں کوئی ناخوشگوار بات نہ سننی پڑے گی۔ اُنہیں صبح وشام سلامتی کی بشارتیں اور جنت کی عمدہ نعمتوں سے نوازا جائے گا۔

آیات ۶۴ تا ۶۵

نبی اکرم ﷺ کی قرآنِ کریم سے محبت

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی قرآنِ کریم سے محبت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کو وحی کا شدت سے انتظار رہتا۔ اگر کبھی وحی کا نزول طویل وقفہ کے بعد ہوتا تو آپ حضرت جبرائیلؑ سے تاخیر سے آنے کا شکوہ اور وحی جلدی جلدی لانے کی فرمائش کرتے۔ جواب میں حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو آگاہ کیا کہ ہم خود نہیں آتے بلکہ اللہ کے حکم سے وحی لے کر آتے ہیں۔ ہم سراپا اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ ہم کیا، کائنات کی ہر شے ہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ آپ پوری استقامت کے ساتھ اُسی کی بندگی کرتے رہیے۔ اُس جیسی صفات کی ہستی بلاشبہ اور کوئی بھی نہیں۔

آیات ٦٦ تا ٧٢

کیا مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے اِس اعتراض کا ذکر ہے کہ کیسے ممکن ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے؟ جواب دیا گیا کہ وہ غور نہیں کرتے کہ انسان تھا ہی نہیں اور اللہ اُسے وجود میں لے آیا! انسانوں کو پہلی بار وجود میں لانے والا اللہ اپنی ذات کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہے کہ وہ نہ صرف تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا بلکہ سب کو جہنم کے قریب لے آئے گا۔ پھر متقیوں کو جہنم سے بچائے گا اور نافرمانوں کو جہنم میں جھونک دے گا۔ ایسے مجرموں کو زیادہ سخت عذاب دے گا جو دنیا میں کافروں کے سردار اور قائدین تھے۔ یہ لوگ گھٹنوں کے بل جہنم میں بے یارومددگار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ آمین

آیات ٧٣ تا ٧٦

کیا مال ودولت والے آخرت میں بھی نوازے جائیں گے؟

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے ایک طنز کا ذکر ہے۔ جب اُنہیں قرآنِ کریم کی واضح آیات سنائی جاتیں تو وہ طنز کرتے کہ ہماری محفل میں تو بڑے بڑے سردار اور معاشرہ کے اونچے طبقات ہوتے ہیں جبکہ اسلام قبول کرنے والوں کی اکثریت فقراء اور غرباء پر مشتمل ہے۔ جواب دیا گیا کہ اللہ نے ماضی میں ایسے کئی لوگوں کو ہلاک کیا جو دنیوی جاہ وحشمت میں بڑے نمایاں مقام پر تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ اُسے دنیا میں مال ومتاع دے کر اُس کی رسی دراز کرتا ہے۔ جب اُس پر عذاب آتا ہے تو اُسے اپنی اصل اوقات کا علم ہو جاتا ہے۔ اللہ کے نزدیک اہمیت مال ومتاع کی نہیں صالح اعمال کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ

”بے شک اللہ نہ تمہاری صورتیں دیکھتا ہے نہ مال، البتہ وہ تمہارے دل دیکھتا ہے اور اعمال“۔ (ترمذی)

آیات ۷۷ تا ۸۰

کیا مال واولاد کی کثرت اللہ کی رضا کی علامت ہے!

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کی ایک گمراہی کا ازالہ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ دنیا میں ہمیں مال واولاد سے نوازا گیا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ ہم سے راضی ہے اور قیامت میں بھی ہمیں اسی طرح سے نعمتیں دی جائیں گی۔ جواب دیا گیا کہ کیا یہ غیب کا علم رکھتے ہیں جو مستقبل کی خبریں یعنی قیامت کے احوال بتا رہے ہیں۔ مال واولاد کا ملنا اللہ کی رضا کی علامت نہیں بلکہ آزمائش کی ایک صورت ہے۔ مشرکین اِس آزمائش میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اُنہوں نے مال ودولت کی وجہ سے تکبر کیا اور اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ مال واولاد دنیا میں رہ جائے گا یہ تنہا اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے سیاہ اعمال کا مزا چکھیں گے۔

آیات ۸۱ تا ۸۲

جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ مشرکین اللہ کے سوا فرشتوں اور دیگر نیک ہستیوں کو معبود بناتے ہیں تا کہ وہ اللہ کے ہاں اُن کی سفارش کر سکیں۔ معاملہ اِس کے برعکس ہوگا۔ اُن کے یہ معبود اُن کی تمام عبادات یعنی دُعاؤں اور نذر و نیاز سے اعلانِ براءت کریں گے اور شرک کرنے کی وجہ سے اُن سے نفرت کا اظہار کریں گے۔

آیات ۸۳ تا ۸۷

روزِ قیامت کا حال

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ کافروں کو شیاطین اُکساتے ہیں اور وہ آپ ﷺ کی دعوت کے جواب میں طرح طرح کے اعتراضات اور طنز کرتے ہیں۔ عنقریب اُن کا برا انجام ہونے والا ہے۔ اِن کے بارے میں جلدی نہ کیجیے۔ اِن کے خاتمہ کے لیے الٹی گنتی شروع کی جا چکی ہے۔ روزِ قیامت اللہ کے نیک بندوں کی مہمانوں کی طرح آؤ بھگت کی جائے گی۔ اِس کے برعکس مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانکا جائے

گا۔کوئی بھی اُن کی سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔

آیات ۸۸ تا ۹۵

بدترین شرک ...... کسی کو اللہ کی اولاد قرار دینا

اِن آیات میں اِس شرک کی زوردار مذمت کی گئی جس کے تحت کسی کو اللہ کی اولاد قرار دیا جاتا ہے۔ اِس شرک کی وجہ سے کائنات کی ہر شے غضبناک ہوجاتی ہے۔آسمان پھٹ پڑنے کو تیار ہوتے ہیں، زمین ٹکڑے ٹکڑے ہونا چاہتی ہے اور پہاڑ پھٹ کر ریزہ ریزہ ہونے والے ہیں۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ اُس نے ہر شے کو تھاما ہوا ہے۔ بلاشبہ اللہ کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی۔ ہر شے اللہ کی مخلوق ہے۔روز قیامت ہر انسان یا فرشتہ اللہ کے سامنے اُس کے بندہ کے طور پر پیش ہوگا۔ پھر ہر انسان کو فرداً فرداً اللہ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے حاضر ہونا ہوگا۔

آیت ۹۶

نیک لوگوں کے لیے دنیا میں انعام

اِس آیت میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ بھی ایمان لائے ہیں اور اِس کے ساتھ اچھے اعمال کرتے ہیں، اللہ لوگوں کے دلوں میں اُن کے لیے محبت کے جذبات پیدا فرما دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

اِذَااَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْہُ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ (بخاری)

’’جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیلؑ کو ندا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اُس سے محبت رکھو تو جبرائیلؑ اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیلؑ تمام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو دوست رکھتا

ہے تم بھی اُسے دوست رکھو تو آسمان والے بھی اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر دنیا میں (بھی) اُس کی مقبولیت پیدا کردی جاتی ہے''۔

آیت ۹۷

تبلیغ کا عمل قرآن کے ذریعے کرنا چاہیے

اِس آیت میں خبر دی گئی کہ اللہ نے اِس قرآن کو نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک کے ذریعہ سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ اب آپ ﷺ کو چاہیے کہ اِسی قرآن کے ذریعہ اللہ کے فرمانبرداروں کو اچھے اجر کی بشارت دیں اورحق کے بارے میں جھگڑنے والوں کو اِسی قرآن کے ذریعہ برے انجام کی وعید سنائیں۔ گویا تبلیغ کے ہر اسلوب کے لیے قرآنِ مجید ہی کو ذریعہ بنایا جائے۔

آیت ۹۸

دنیا میں دوبارہ آکر گناہوں کی تلافی نہیں ہوسکتی

اِس آیت میں خبردار کیا گیا کہ آخرت میں گناہوں پر عذاب سے دوچار ہونے والوں کو دوبارہ موقع نہیں ملتا کہ وہ دنیا میں پھر سے آکر گناہوں کی تلافی کرسکیں اور اپنی آخرت سنوارنے کا اہتمام کرسکیں۔ اللہ نے کئی قوموں کو ہلاک کیا لیکن اب کسی کا دوبارہ دنیا میں آمد کا امکان نہیں۔

سورۂ طٰہٰ

حضرت موسیٰؑ کی داستانِ حیات

اِس سورۂ مبارکہ میں حضرت موسیٰؑ کی حیات مبارکہ کے تین ادوار کا بیان ہے:

i- ولادت تا مدین روانگی آیات ۳۸ تا ۴۰

ii- مدین سے مصر واپسی تا فرعون کی ہلاکت آیات ۹ تا ۳۷ اور آیات ۴۱ تا ۷۹

iii- مصر سے صحراء سینا ہجرت تا وصال آیات ۸۰ تا ۹۹

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۸ پُرشکوہ تمہید
- آیات ۹ تا ۹۹ حضرت موسیٰؑ کی داستانِ حیات
- آیات ۱۰۰ تا ۱۱۲ احوالِ قیامت
- آیات ۱۱۳ تا ۱۱۴ عظمتِ قرآن
- آیات ۱۱۵ تا ۱۲۳ قصۂ آدم وابلیس
- آیات ۱۲۴ تا ۱۲۸ قرآن سے غفلت کا حسرتناک انجام
- آیات ۱۲۹ تا ۱۳۵ مشرکینِ مکہ کے ساتھ کشمکش

آیات ۱ تا ۴

عظمتِ قرآن

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے دلجوئی کا مضمون ہے۔اہلِ مکہ کی اکثریت نے قرآن کی ناقدری کی جس پر آپ ﷺ انتہائی دلگیر تھے۔بعض اوقات خیال کرتے تھے کہ شاید میری کسی کوتاہی کی وجہ سے لوگ بات نہیں سمجھ پا رہے۔اللہ نے تسلی دی کہ یہ قرآن وسیع وعریض زمین اور بلندوبالا آسمانوں کے خالق کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔یہ لوگوں کے لیے حقائق کی یاد دہانی کی خاطر نازل کیا گیا ہے۔بلاشبہ آپ ﷺ نے یاد دہانی کرانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ جن کے دلوں میں اللہ کا اور آخرت کی جوابدہی کا خوف ہے وہ ضرور اِس قرآن سے یاد دہانی حاصل کرلیں گے۔آپ ﷺ قرآن سے غفلت اختیار کرنے والوں کی محرومی پر غمگین نہ ہوں۔

آیات ۵ تا ۸

عظمتِ باری تعالیٰ

اِن آیات میں عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے۔اللہ تعالیٰ اِس کائنات کے تختِ حکومت کا تنِ تنہا مالک ہے۔آسمانوں، زمین اور اُن کے درمیان کی ہر شے اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ یہاں

تک کہ زمین کی گیلی تہہ کے نیچے جو کچھ ہے وہ بھی اللہ ہی کے تابع ہے۔کوئی بات ظاہر ہو یا پوشیدہ وہ سب سے واقف ہے۔ یہاں تک کہ مخفی ترین خبریں بھی اُس کے علم میں ہیں۔تمام اعلیٰ صفات اُسی کی ذات میں ہیں۔ بلاشبہ اُس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

آیات ۹ تا ۱۳

حضرت موسیٰ؈ پر ظہورِ نبوت

اِن آیات میں حضرت موسیٰ؈ کو نبوت سے سرفراز کرنے کا ذکر ہے۔حضرت موسیٰ؈ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ مدین سے واپس مصر جا رہے تھے۔ دورانِ سفر ایک رات اُنہیں ایک جگہ آگ نظر آئی۔ جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ اے موسیٰ؈ ! میں تمہارا رب ہوں اور میں نے تمہیں اپنی نبوت و رسالت کے لیے چن لیا ہے۔اب میری طرف سے ابتدائی ہدایات کو غور سے سنو۔

آیات ۱۴ تا ۱۶

چار اہم ہدایات

اِن آیات میں حضرت موسیٰ؈ کو چار انتہائی اہم اور بنیادی ہدایات دی گئیں:

i- معبودِ حقیقی صرف اللہ ہے لہٰذا اُسی کی بندگی کی جائے۔

ii- نماز قائم کی جائے جس کی اصل حکمت ہے اللہ کو بار بار یاد کرنا۔

iii- آخرت آنے والی ہے جس میں ہر انسان کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔اُس کا وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہر انسان کو نیک اعمال کے ذریعہ اُس کی تیاری کرنی چاہیے۔

iv- کچھ بدنصیب آخرت کے حساب کتاب کا یقین نہیں رکھتے اور شریعت کے بجائے اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے محتاط رہا جائے۔کہیں وہ ہمیں بھی آخرت کی تیاری سے غافل کر کے ہمیشہ ہمیش کے عذاب کی طرف نہ لے جائیں۔

آیات ۱۷ تا ۲۴

حضرت موسیٰؑ کے دو اہم معجزات

اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ کو دو اہم معجزات عطا کرنے کا بیان ہے۔ اُنہوں نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا پھینکا اور وہ اژدھا بن گیا۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ چمک رہا تھا۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اِن معجزات کے ساتھ وہ فرعون کے پاس جا کر اُسے اصلاح کی دعوت دیں کیونکہ وہ زمین میں سرکشی کر رہا ہے۔

آیات ۲۵ تا ۳۷

حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز دعا اور اُس کی قبولیت

اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز دعا اور پھر اُس کی قبولیت کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے اللہ سے التجا کی کہ اُن کا سینہ کھول دیا جائے تا کہ اُن کے لیے اللہ کے احکامات کا فہم اور اُن پر عمل آسان ہو۔ پھر اُن کی زبان اِس قابل ہو کہ وہ روانی اور فصاحت سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکیں اور لوگ اِس پیغام کو سمجھ سکیں۔ اُن کی معاونت کے لیے اُن کے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ کو بھی نبوت و رسالت سے سرفراز کیا جائے تا کہ دونوں مل کر اللہ کا ذکر کریں اور لوگوں کو حق کی دعوت پہنچائیں۔ اللہ نے بشارت دی کہ حضرت موسیٰؑ کی تمام دعائیں قبول کر لی گئی ہیں۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

حضرت موسیٰؑ کی حیات کا پہلا دور ...... ولادت تا مدین روانگی

اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ کی حیاتِ مبارکہ کے پہلے دور کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی ولادت ہوئی تو خطرہ تھا کہ فرعون اُنہیں قتل کر دے گا۔ اللہ نے اُن کی والدہ کو الہام کیا اور اُنہوں نے ایک تابوت میں ڈال کر حضرت موسیٰؑ کو دریا کے حوالے کر دیا۔ دریا نے تابوت کو فرعون کے گھر پہنچا دیا۔ اللہ نے اپنی رحمت سے آپؑ میں ایسی کشش پیدا کر دی کہ فرعون آپؑ

کو قتل کرنے سے باز رہا۔ پھر آپؑ نے کسی خاتون کا دودھ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسے میں آپؑ کی بہن کی وساطت سے آپؑ کی والدہ کو بلایا گیا اور اُنہوں نے ہی آپؑ کی پرورش کی۔ پھر جب آپؑ جوان ہوئے تو ایک روز شہر میں ایک قبطی (فرعون کی قوم کا آدمی) کو ایک اسرائیلی پر ظلم کرتے دیکھا۔ آپؑ نے اُسے ظلم کی سزا کے طور پر ایک گھونسا مارا جس سے وہ مر گیا۔ گویا یہ قتلِ خطا تھا۔ آپؑ نے اللہ سے بخشش مانگی اور اللہ نے معاف کر دیا۔ البتہ فرعون آپؑ کی جان کا دشمن ہو گیا اور آپؑ جان بچانے کے لیے مصر سے مدین چلے گئے۔

آیات ۴۱ تا ۵۶

فرعون کے سامنے دعوتِ حق

اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا فرعون کے سامنے حق کی دعوت دینے کا تذکرہ ہے۔ اللہ نے دونوں پیغمبروں کو حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ اور اُسے بڑی نرمی سے حق کی طرف بلاؤ۔ دونوں پیغمبروں نے فرعون سے کہا کہ ہم تمہارے رب کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اللہ کو اپنا رب مان لو اور اُس کی ہدایات پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی سلامتیاں حاصل کر لو۔ بنی اسرائیل پر ظلم نہ کرو اور اُنہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ بھیج دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ کا عذاب تمہیں برباد کر دے گا۔ فرعون نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا وہ ہستی جس نے ہر مخلوق کو پیدا کیا اور اپنی ضروریات پوری کرنے کا فن سکھایا۔ فرعون نے پوچھا ہمارے آباء و اجداد کے پاس تمہاری دعوت نہیں پہنچی کیا وہ گمراہ تھے؟ اگر حضرت موسیٰؑ ہاں کہہ دیتے تو گویا پوری قوم اُن کی دشمن ہو جاتی اور فرعون اپنی سازش میں کامیاب ہو جاتا۔ حضرت موسیٰؑ نے حکیمانہ جواب دیا کہ آباء و اجداد کا علم میرے رب کے پاس ہے اور اُس کا علم بالکل درست اور کامل ہے۔ میرے رب کا ہی یہ فیض ہے کہ اُس نے تمہارے لیے زمین بنائی، اُس میں مختلف منازل تک پہنچنے کے لیے راستے بنائے، بارش برسائی اور بارش کے ذریعہ تمہارے لیے اور تمہارے جانوروں کے لیے غذا پیدا فرمائی۔ یاد رکھو اِسی زمین کی مٹی سے اللہ نے تم سب کو بنایا، اِسی میں مرنے کے بعد لوٹا دیے

جاؤ گے اور پھر اِسی سے دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے فرعون کو معجزات دکھائے لیکن وہ بدنصیب ایمان لانے سے محروم رہا۔

آیات ۵۷ تا ۷۰

حضرت موسیٰ ؑ اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ

اِن آیات میں حضرت موسیٰ ؑ اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ کا واقعہ بیان ہوا۔ فرعون نے حضرت موسیٰ ؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دیا اور کہا کہ ہم بھی تمہارے مقابلے میں جادو پیش کریں گے۔ ماہر جادوگروں کو ایک میدان میں جمع کیا گیا۔ حضرت موسیٰ ؑ نے جادوگروں کے سامنے جب پورے یقین اور جلال کے ساتھ حق کی دعوت رکھی تو وہ سمجھ گئے کہ حضرت موسیٰ ؑ جادوگر نہیں ہیں۔ اُنھوں نے مقابلہ سے انکار کر دیا۔ فرعون اور اُس کے سرداروں نے اُنہیں بڑی مشکل سے مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ کیا۔ مقابلہ شروع ہوا۔ جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں اور لوگوں کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ سانپوں کی طرح رینگ رہی ہیں۔ اِس منظر کو دیکھ کر حضرت موسیٰ ؑ بھی ڈر گئے۔ اللہ نے اُنہیں تسلی دی کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ آپ اپنا عصا پھینکیں۔ اُن کا عصا حقیقی اژدھا بن گیا اور جادوگروں کی لاٹھیوں اور رسیوں کو نگل گیا۔ جادوگروں نے دیکھ لیا کہ حضرت موسیٰ ؑ کا عصا حقیقی اژدھا بنا ہے اور ایسا کرنا جادو کے ذریعہ ممکن نہیں ہے۔ یہ واقعی معجزہ ہے۔ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے اور حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت ہارون ؑ کی رسالت اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان لے آئے۔

آیات ۷۱ تا ۷۶

جادوگروں کی استقامت

اِن آیات میں ایمان لانے کے بعد جادوگروں کی استقامت کا ذکر ہے۔ فرعون نے اُنہیں ہاتھ پاؤں کاٹنے اور صلیبوں پر لٹکانے کی دھمکی دی۔ جواب میں جادوگروں نے کہا کہ ہم پر حق واضح ہو چکا ہے۔ تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ تم ہماری دنیا کی زندگی ختم کر سکتے ہو لیکن آخرت میں جزا و سزا کا اختیار نہیں رکھتے۔ فیصلے آخرت میں ہوں گے۔ جس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ جہنم میں اِس

حال میں ہوگا کہ عذاب اور تکلیف کی وجہ سے نہ زندوں میں شمار ہوگا اور نہ ہی مر سکے گا کہ تکلیف سے نجات پا جائے۔ جو اللہ کا کہنا مانے گا اُس کے لیے جنت کی ہمیشہ ہمیش کی نعمتیں ہوں گی۔ اللہ ہم سب کو نیک اور جنت کی نعمتوں کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۷ تا ۷۹

فرعون کی ہلاکت

اِن آیات میں فرعون کی بربادی کا ذکر ہے۔ ایک طویل عرصہ تک جب فرعون ایمان نہ لایا تو اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو لے کر رات میں نکل جائیں۔ فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ حضرت موسیٰؑ اور اُن کی قوم کا تعاقب کیا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی بحر احمر کی ایک شاخ خلیجِ سوئز تک پہنچ گئے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے سمندر کے اِس حصہ میں عصا مارا۔ معجزہ کے ذریعہ پانی کے بیچوں بیچ ایک خشک راستہ وجود میں آ گیا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھ خلیج عبور کر گئے۔ فرعون اور اُس کے لشکر جب خشک راستہ کے وسط میں پہنچے تو پانی دوبارہ مل گیا اور وہ سب غرق ہو گئے۔

آیات ۸۰ تا ۸۲

بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات اور اُنہیں شکر گزاری کی تلقین

اِن آیات میں بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا ذکر ہے اور پھر اُنہیں احسان مندی کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دی، طور پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ کو شرف ہمکلامی بخشا اور تورات کی صورت میں ہدایت عطا فرمائی۔ سیناء کے صحراء میں آسمان سے من اور سلویٰ کی صورت میں خوراک فراہم کی۔ اب اُن کے لیے احسان مندی کا تقاضا ہے کہ اللہ کا پاکیزہ رزق کھا کر اُس کی نافرمانیاں نہ کریں، کھانے میں اسراف نہ کریں اور اللہ کی ناشکری نہ کریں۔ ایسا کیا تو اللہ کے غضب کا شکار ہو جائیں گے۔ ہاں کبھی غلطی ہو جائے تو اللہ توبہ، ایمان کی تجدید اور نیکی کی روش اختیار کرنے والوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

آیات ۸۳ تا ۸۹

سامری کی پیدا کردہ گمراہی

اِن آیات میں بنی اسرائیل کو سامری کی طرف سے گمراہ کرنے کی تفصیل ہے۔حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے کوہ طور پر بلایا تا کہ تورات عطا کی جائے۔اُنہوں نے نیکی میں جلدی کی اور کوہِ طور پر مقررہ وقت سے پہلے چلے گئے۔اِس عجلت کا نقصان یہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں آپ کی غیر حاضری طویل ہوگئی اور سامری کو گمراہی پھیلانے کا موقع مل گیا۔تفصیل اِس کی یہ ہے کہ جب فرعون اور اُس کا لشکر غرق ہوئے تھے تو اُن کی لاشیں سمندر نے کنارے پر پھینک دی تھیں۔بنی اسرائیل نے اُن کی لاشوں پر سے زیورات اتار لیے۔اب اِن زیورات کا بوجھ اُنہیں صحرا میں بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا۔اُنہوں نے تمام زیورات ایک جگہ پھینک دیئے۔ سامری نے اُنہیں پگھلا کر بچھڑے کا سا ایک جسم بنا دیا جس میں ڈکرانے کی سی آواز آتی تھی۔پھر اعلان کیا کہ حضرت موسیٰؑ کا معبود یہ بچھڑا ہے لیکن وہ بھول کر کہیں اور معبود سے ملاقات کے لیے چلے گئے ہیں۔بچھڑے کا جسم نہ کسی بات کا جواب دے سکتا تھا نہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا تھا لیکن پھر بھی بنی اسرئیل کے ستر ہزار افراد نے اُسے معبود مان کر اُس کی پوجا شروع کر دی۔

آیات ۹۰ تا ۹۴

قوم کی گمراہی اور حضرت ہارونؑ کا طرزِ عمل

اِن آیات میں قوم کی گمراہی کے حوالے سے حضرت ہارونؑ کے طرز عمل کی وضاحت کی گئی۔ اُنہوں نے مشرکین کو بچھڑے کی پرستش سے روکا۔مشرکین نے جواب دیا کہ ہم حضرت موسیٰؑ کی آمد تک یہ عمل نہ چھوڑیں گے۔ وہ اِس حوالے سے انتہائی ضد پر اتر آئے۔اگر حضرت ہارونؑ سختی کرتے تو مشرکین اور قوم کے دیگر افراد میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔اُنہوں نے قوم کو تفرقہ سے بچانے اور اُس کی وحدت کو قائم رکھنے کے لیے شدت سے کام نہ لیا اور حضرت

موسیٰؑ کی آمد کا انتظار کیا۔

آیات ۹۵ تا ۹۸

سامری کا انجام

اِن آیات میں سامری اور اُس کے تراشیدہ معبود کا انجام مذکور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے سامری سے باز پرس کی تو اُس نے حضرت موسیٰؑ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ میں نے آپ کے نقش قدم سے مٹھی بھر مٹی حاصل کی تھی۔ وہ میں نے بچھڑے کے جسم میں ڈالی تو اُس میں ایک آواز سی پیدا ہوگئی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا جاؤ اب تم زندگی بھر اچھوت کی طرح رہو گے۔ کوئی تمہارے قریب آئے گا تو تمہیں تکلیف ہوگی، تمہارے تراشے ہوئے معبود کو ہم جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیں گے اور اس کی راکھ کو دریا میں بہا دیں گے، بلا شبہ معبودِ حقیقی صرف اللہ ہے جو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

آیات ۹۹ تا ۱۰۱

قرآن میں بیان شدہ قصوں کی حکمت

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ قرآنِ حکیم میں واقعات کا بیان دلچسپی کے لیے نہیں بلکہ سبق آموزی کے لیے ہے۔ اب جس نے اِن واقعات سے سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح نہ کی تو وہ روزِ قیامت نافرمانی کا ایک بھاری بوجھ لے کر آئے گا۔ یہ بوجھ بہت ہی برا ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیش اُس بوجھ کے عذاب میں مبتلا رہے گا۔

آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴

روزِ قیامت مجرموں کا حال

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت مجرم اِس حال میں زندہ کیے جائیں گے کہ خوف سے اُن کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔ باہم کہہ رہے ہوں گے کہ ہم دنیا میں صرف دس دن تک رہے۔ اُن میں سے سب سے سمجھدار شخص کہے گا نہیں بلکہ تم صرف ایک دن ہی دنیا میں رہے ہو۔

آیات ۱۰۵ تا ۱۰۷

پہاڑوں اور زمین کا مستقبل

اِن آیات میں روزِ قیامت پہاڑوں اور زمین کی بدلی ہوئی کیفیت کا بیان ہے۔ پہاڑوں کو اللہ ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دے گا۔ زمین کو کوٹ کوٹ کر صاف میدان بنا دے گا۔ زمین پر نہ کوئی ابھار نظر آئے گا اور نہ ہی کوئی موڑ۔ گویا زمین ایک بہت بڑے اجتماع کے لیے میدانِ حشر کی صورت میں تبدیل کر دی جائے گی۔ اب حضرت آدمؑ سے لے کر آخری انسان کو پکارا جائے گا اور وہ سب اللہ کے سامنے میدانِ حشر میں حاضر ہو جائیں گے۔ خوف کی وجہ سے کوئی نہ بولے گا اور صرف بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دے گی۔

آیات ۱۰۸ تا ۱۱۲

روزِ قیامت شفاعت کی حقیقت

اِن آیات میں خبر دار کیا گیا کہ روزِ قیامت کوئی شفاعت فائدہ نہ دے گی۔ ہاں اللہ جسے اجازت دے گا وہ ایسے بندہ کے حق میں شفاعت کرے گا جس کے لیے اللہ شفاعت قبول کرنا پسند فرمائے گا۔ تمام چہرے اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے۔ ظلم کرنے والا برباد ہوگا اور خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرنے والا کامیاب ہوگا۔ اللہ ہمیں یہ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۱۳

مقصدِ نزولِ قرآن

اِس آیت میں قرآن کریم کے نزول کا مقصد واضح کیا گیا۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے قرآن زبانِ عربی میں نازل کیا تا کہ لوگ اِسے سمجھ سکیں۔ پھر قرآن میں بار بار اور مختلف اسالیب سے آخرت کی جوابدہی سے آگاہ کیا گیا تا کہ لوگ اللہ کی نافرمانیوں سے بچ کر آخرت میں کامیابی کے لیے تیاری کر سکیں۔

آیت ۱۱۴

علم کی فضیلت

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ بادشاہ حقیقی اللہ ہے جس کا مقام انتہائی بلند ہے۔قرآن اُسی کے فرامین پر مشتمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ فرامینِ باری تعالیٰ یاد کرنے کے لیے جلدی نہ کریں۔سکون سے وحی کے نزول کو وصول کریں۔اللہ آپ ﷺ کو خود ہی یہ قرآن یاد کرادے گا۔البتہ اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

''اے میرے رب مجھے بڑھادے علم کے اعتبار سے''۔

آیات ۱۱۵ تا ۱۲۳

قصہ ٔ آدم وابلیس

اِن آیات میں قصہ آدم وابلیس کا بیان ہے۔اللہ کے حکم پر تمام فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا۔ابلیس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔اللہ نے حضرت آدمؑ کو بتا دیا کہ یہ تمہارا دشمن ہے۔وہ تمہیں اُس جنت سے نکلوانے کی کوشش کرے گا جس میں تمہارے لیے چین وسکون ہے۔تمہیں جنت میں نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔نہ گرمی کی شدت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی لباس کی ضرورت۔ابلیس حضرت آدمؑ کو بہکانے میں کامیاب ہو گیا۔اُن سے کہا کہ تم ایک خاص درخت کا پھل کھاؤ گے تو ہمیشہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گے اور ایسی بادشاہت ملے گی جس پر کبھی زوال نہ آئے گا۔حضرت آدمؑ اوران کی زوجہ نے اُس درخت کا پھل کھالیا جسے اللہ نے ممنوع قرار دیا تھا۔اب اُنہیں اپنے جنسی جذبات کی شدت محسوس ہوئی اور برہنگی کا احساس بھی ہوا۔اُنہوں نے جنت کے پتوں سے خودکو ڈھانپنا شروع کیا۔پھر اللہ نے اُن کی توبہ قبول کی اور دنیا میں خلافت کے لیے بھیج دیا۔اُنہیں اللہ نے آگاہ کیا کہ میں تمہاری ہدایت کے لیے وحی کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔جس نے میری وحی کی پیروی کی وہ کبھی بھی نامراد نہ ہوگا۔

آیات ۱۲۴ تا ۱۲۷

قرآن سے غفلت برتنے والا روزِ قیامت اندھا ہوگا

اِن آیات میں قرآن سے غفلت کا دردناک انجام بیان کیا گیا۔ ایسے لوگ دنیا میں چین اور سکون سے محروم رہتے ہیں اور قیامت کے روز اُنہیں اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ وہ فریاد کریں گے کہ ہمیں اندھا کر کے کیوں اٹھایا گیا۔ دنیا میں جب ہماری موت آئی تھی تو ہم دیکھنے والے تھے۔ جواب دیا جائے گا جس طرح تم دنیا میں قرآن کے حوالے سے جان بوجھ کر اندھے بنے ہوئے تھے آج تمہیں اِسی روش کی وجہ سے اندھا کر کے اٹھایا گیا ہے۔ قرآن سے غفلت برتنے والے حقیقت میں قرآن پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اللہ کی کتاب کے ساتھ اِس طرح زیادتی کرنے والے برے انجام ہی کے مستحق ہیں۔ اللہ ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت اِس کے فہم، اِس کے احکامات پر عمل، اِس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کے لیے جدوجہد اور اِس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹

مشرکینِ مکہ کے لیے دھمکی

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کو احساس دلایا گیا کہ وہ اُن ہلاک شدہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں جن کی بستیوں سے وہ گزرتے رہتے ہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے قوموں کو مہلت دینے کا دستور نہ ہوتا تو مشرکینِ مکہ کو بھی فوری طور پر ہلاکت سے دوچار کر دیا جاتا۔

آیات ۱۳۰ تا ۱۳۲

نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کے طنز و ایذا رسانی کو برداشت کرنے کی تلقین کی گئی۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے، رات کی گھڑیوں میں اور دن کے اطراف میں اللہ کا ذکر کر کے قلبی سکون حاصل کریں۔ بعد ازاں اِنہی اوقات میں نمازیں فرض کر دی گئیں۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ کافروں کی شان و شوکت اور مال و اسباب

سے متأثر نہ ہوں۔ یہ اُن کے لیے صرف چار دن کی چاندنی ہے۔ اللہ کی مدد کے حصول کے لیے خود بھی نماز پڑھیے اور گھر والوں کو بھی نماز کی تلقین کیجیے۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اللہ کی یاد سے غافل ہو کر ساری محنت رزق حاصل کرنے کے لیے لگا دیں۔ لوگوں کا رازق اللہ ہے۔ دنیا میں وہ ہر ایک کو رزق دے رہا ہے۔ البتہ آخرت کی نعمتیں صرف متقیوں کے لیے ہیں۔

آیات ۱۳۳ تا ۱۳۵

نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن ہے

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے اِس اعتراض کا ذکر ہوا کہ نبی اکرم ﷺ پر اُن کی فرمائش کے مطابق معجزہ نازل کیوں نہ ہوا؟ جواب دیا گیا کہ کیا یہ قرآن معجزہ نہیں ہے جس کی تلاوت اِن مشرکین کے سامنے کی جا رہی ہے۔ اِس جیسا کلام وہ پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ اگر اللہ اُنہیں قرآن کے نزول سے پہلے ہی نافرمانیوں کی سزا دیتا تو شکوہ کرتے کہ اے اللہ! تو نے کیوں نہ ہماری طرف رسول بھیجا اور کتاب نازل کی تاکہ ہم سزا سے بچ جاتے۔ اب جبکہ رسول آچکے اور کتاب نازل ہو چکی پھر بھی وہ ایمان لانے کے لیے تیار نہیں۔ ٹھیک ہے وہ انتظار کر لیں، عنقریب ظاہر ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے۔

"قرآن حکمت بھرا ذکر ہے اور اِس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے"۔ (ترمذی)

قرآنِ کریم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو ایک حکمت بھرا حسین قصہ قرار دیا ہے۔ آیئے! اس کے لیے پڑھیں:

علم و حکمت کے موتی

سورۂ یوسف کی روشنی میں

ملنے کا پتہ دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی

فون: 4306040-41 ای میل: karachisouth@tanzeem.org